احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 19 فروری 2004ء

روزنامہ
C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 19 فروری 2004ء 27 ذوالحج 1424 ہجری-19 تبلیغ 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 39

پر شوکت وحی

آنحضرت ﷺ نے سورۃ مدثر کے نزول کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں کہیں جارہا تھا کہ میں نے آسمان سے اچانک ایک آواز سنی اور آنکھ اٹھائی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں آیا تھا وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا میں اس سے مرعوب ہو کر گھر واپس آیا اور کہا کہ مجھ پر کپڑا اوڑھادو۔ تب سورۃ مدثر کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں جس میں کہا گیا کہ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو ڈراؤ۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود کا اہل لاہور سے 3 ستمبر 1904ء کو عظیم الشان خطاب:۔

زمین پر گناہوں کا ایک سخت خطرناک جوش ہے اور اکثر لوگوں کے نفسانی شہوات بوجہ پورے امن اور کامل آسائش کے اس قدر جوش میں آ گئے ہیں کہ جیسے جب ایک پرزور دریا کا بند ٹوٹ جائے تو وہ ایک رات میں ہی اردگرد کے تمام دیہات کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ دنیا میں ایک نہایت درجہ پر تاریکی پیدا ہوگئی ہے اور ایسا وقت آ گیا ہے کہ یا تو خدا دنیا میں کوئی روشنی پیدا کرے اور یا دنیا کو ہلاک کر دیوے۔ مگر ابھی اس دنیا کے ہلاک ہونے میں ایک ہزار برس باقی ہے اور دنیا کی زینت اور آرام اور آسائش کے لئے جو نئی نئی صنعتیں زمین پر پیدا ہوئی ہیں۔ یہ تغیر بھی صاف طور پر دلالت کر رہا ہے کہ جیسے خدا تعالیٰ نے جسمانی طور پر اصلاح فرمائی ہے وہ روحانی طور پر بھی بنی نوع کی اصلاح اور ترقی چاہتا ہے کیونکہ روحانی حالت انسانوں کی جسمانی حالت سے زیادہ گر گئی ہے۔ اور ایسی خطرناک منزل پر آ پہنچی ہے کہ جہاں نوع انسان غضب الٰہی کا نشانہ بن سکتی ہے۔ ہر ایک گناہ کا جوش نہایت ترقی پر پایا جاتا ہے اور روحانی طاقتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں اور ایمانی انوار بجھ گئے ہیں اور اب عقل سلیم بداہت اس بات کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے کہ اس تاریکی کے غلبہ پر آسمان سے کوئی روشنی پیدا ہونی چاہئے کیونکہ جیسے جسمانی طور پر زمین کی تاریکی کا دور ہونا قدیم سے اس بات سے وابستہ ہے کہ آسمانی روشنی زمین پر پڑے ایسا ہی روحانی طور پر بھی یہ روشنی صرف آسمان سے ہی اترتی اور دلوں کو منور کرتی ہے جب سے کہ خدا نے انسان کو بنایا ہے اس کا قانون قدرت یہی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ وہ نوع انسان میں ایک وحدت نوعی پیدا کرنے کے لئے ان میں سے ایک شخص پر ضرورت کے وقت میں اپنی معرفت تامہ کا نور ڈالتا ہے اور اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور اپنی کامل محبت کا جام اس کو پلاتا ہے اور اس کو اپنی پسندیدہ راہ کی پوری بصیرت بخشتا ہے اور اس کے دل میں جوش ڈالتا ہے کہ تا وہ دوسروں کو بھی اس نور اور بصیرت اور محبت کی طرف کھینچے جو اس کو عطا کی گئی ہے۔

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 177)

یوم مصلح موعود

امراء اضلاع۔ صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ 20 فروری کو یوم مصلح موعود کے بارہ میں پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

AACP کا ساتواں سالانہ کنونشن

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) اپنا ساتواں سالانہ کنونشن 28-29 فروری 2004ء کو منعقد کر رہی ہے۔ کنونشن میں کمپیوٹر فیلڈ کے ماہرین کی بڑی تعداد شرکت کرے گی نیز کمپیوٹر فیلڈ سے متعلقہ مختلف علمی و تحقیقی موضوعات پر لیکچرز، ٹیوٹوریلز اور ماہرین کے ساتھ Group Discussion کے پروگرام ہونگے۔ کمپیوٹر فیلڈ سے تعلق رکھنے والے احباب وخواتین AACP کی ممبر شپ اور تفصیلی پروگرام کیلئے ایسوسی ایشن کے عہدیداران سے رابطہ کریں۔

1۔ صدر ربوہ مجلس (ربوہ، جھنگ، فیصل آباد، سرگودھا)
ای میل:۔ leonaseer@msn.com
فون نمبر: 04524-214914

2۔ صدر لاہور مجلس (لاہور گوجرانوالہ، قصور شیخوپورہ)
ای میل:۔ umair@multi-sol.net
فون نمبر: 0300-8455548

3۔ صدر اسلام آباد مجلس، (اسلام آباد)
ای میل:۔ warriech@yahoo.com
فون:۔ 0333-5217889

4۔ صدر واہ کینٹ مجلس (واہ کینٹ، حسن ابدال، اٹک، ہری پور، ایبٹ آباد، ٹیکسلا)
zeeqamar786@hotmail.com
فون نمبر: 0333-5104259

5۔ صدر راولپنڈی مجلس (راولپنڈی، پشاور، گوجر خان، چکوال، جہلم)
ای میل۔ ehtesham@agico.com
فون: 0303-7776893

باقی صفحہ 8 پر

شمائل احمد

یہ سب خدا کا فعل ہے

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق نعمانی صاحب بیان فرماتے ہیں۔

ایک معمر ہندو ایک روز قادیان میں آیا ہم بہت سے آدمی گول کمرہ میں کھانا کھا رہے تھے محمد اسمٰعیل سرساوی کھانا کھلاتے تھے ہم سے اس نے کہا کہ مرزا جی یعنی حضرت مسیح موعود کہاں ہیں ہم نے کہا وہ اندر ہیں اس نے کہا بلا دو۔ اسمٰعیل نے کہا ہم اب غیر وقت نہیں بلا سکتے آپ کسی کام میں مشغول ہیں جب وہ اپنے وقت پر تشریف لائیں گے دیکھ لینا یا مل لینا جب اس نے معلوم کیا کہ یہ نہیں بلائیں گے تو خود ہی بے دھڑک آواز دی کہ مرزا جی کہاں ہو باہر آؤ۔ حضرت اقدس برہنہ سر اس کی آواز سن کر باہر تشریف لائے اور اس کی صورت دیکھ کر تبسم فرمایا اور پوچھا سردار صاحب اچھے ہو راضی ہو خوش ہو بہت روز میں ملے اس نے کہا ہاں میں خوش ہوں بڑھاپے نے ستا رکھا ہے چلنا پھرنا دشوار ہے اور پھر کھیت کیار کا کام ہے اس سے فرصت نہیں ملتی ہے مرزا جی تمہیں وہ باتیں پہلی بھی یاد ہیں کہ تمہارے والد تم کو کہا کرتے تھے کہ میرا بیٹا غلام احمد مسیتڑ ہے نہ نوکری کرتا ہے نہ کماتا ہے چل تجھے کسی گاؤں کی مسجد میں مقرر کرا دوں دس من دانے (اناج) تو خورونوش کے لئے کما لیا کرنا۔ دیکھو میں تمہیں بلا کر آپ کے والد کے حکم سے لایا کرتا تھا اور آپ کو افسوس کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ اور سب کام چھوڑ چھاڑ کر چلے آتے آج وہ زندہ ہوتے یہ موج یہ لہر بہر دیکھتے کہ یہ وہی ہے جس پر ہم افسوس کیا کرتے تھے کیسا بادشاہ بنا بیٹھا ہے اور سینکڑوں آدمی دور دور سے آتے ہیں اور تمہارے در کے غلام اور سلامی یہ خدا کی قدرت کے نشان ہیں ہر طرح کے سامان ہیں جو لوگوں کی نظروں میں حقیر تھا آج وہ معزز اور عظیم الشان ہے حضرت اقدس نے فرمایا ہاں ہمیں سب باتیں یاد ہیں یہ سب کچھ خدا کا فعل ہے ہمارا اس میں کوئی دخل نہیں ہے اور اس کی باتوں کو سن کر ہنستے رہے اور فرمایا ٹھہرو تمہارے کھانے کا انتظام کرتا ہوں۔ آپ اندر مکان میں تشریف لے گئے اور میں اس کو اپنے قیام کی جگہ لے گیا اور آرام سے بٹھا کر کہا کہ یہ باتیں تو تمہاری میں نے سن لیں کچھ اور باتیں حضرت اقدس کی سناؤ تم پرانے آدمی ہو۔ چنانچہ اس سے کافی دیر باتیں ہوتی رہیں۔

(تذکرۃ المہدی ص 298)

یوم مصلح موعود 20 فروری

شکر ہے پھر زندگی میں آ گئی
بیسویں تاریخ ماہ فروری
پیشگوئی مصلح موعود کی
حسب وحی مقتدر پوری ہوئی
نار کو گلزار صحرا کو چمن
دیکھ کر ہر روح سجدے میں پڑی
حسن و احساں میں مسیحا کا نظیر
اک مجسم قدرتِ حق دیکھ لی
زندہ باش اے مصلح امراضِ دل
جاں تنِ بے جاں میں تو نے ڈال دی
تیری شہرت خدمت .... سے
مشرق و مغرب میں ہے پھیلی ہوئی
چھا رہی تھیں ہر طرف تاریکیاں
بدر تاباں لے کر آیا روشنی
نیکیاں بدیوں پہ غالب آ گئیں
سب نے تسبیح خدائے پاک کی
کفر کی ظلمت ہوئی کافور ہے
مژدۂ جاں بخش پہنچا۔ بسنجلی
جفائیں کرتے ہیں کرتے رہیں
ڈال لی اکمل نے خو تسلیم کی
مطمئنہ نفس ہو یارب عطا
دے ندائے فادخلی فی جنتی

قاضی ظہور الدین اکمل

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

میری 30سالہ رفاقت کی گواہی ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر عظیم الشان ایمان تھا

حضرت مصلح موعود کی سیرت مقدسہ کی چند جھلکیاں

افراد جماعت آپ کو بیوی بچوں اور عزیزوں سے بھی زیادہ پیارے تھے

﴿قسط اول﴾

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) حرم محترم حضرت مصلح موعود

میری اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی رفاقت کا زمانہ تیس سال ہے۔ آپ کی سیرت پر روشنی ڈالنے سے قبل اپنی شادی اور اس کا پس منظر بیان کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔

میری شادی اور اس کا پس منظر

میرے والد صاحب میر محمد اسماعیل صاحب کی پہلی بیوی سے ایک لمبا عرصہ تک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت.......... (سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ) کی خواہش تھی کہ میرے بھائی کے ہاں اولاد ہو۔ بھائی سے محبت بھی بہت زیادہ تھی۔ حضرت اماں جان نے میری شادی کے بعد بھی کئی دفعہ مجھ سے یہ ذکر فرمایا کہ جب میاں محمود (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) چھوٹے تھے تو میرے دل سے بار بار یہ دعا نکلتی تھی کہ الٰہی میرے بھائی کے ہاں بیٹی ہو تو میں اس کی شادی میاں محمود سے کروں۔ لیکن جو بات ناممکن نظر آتی تھی یعنی حضرت اماں جان کی دعا اور خواہش وہ میری شادی کے ذریعہ پوری ہوئی۔ میں ذکر کر چکی ہوں کہ میرے ابا جان کے ہاں جب بڑی والدہ صاحبہ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی تو حضرت اماں جان اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زور دینے پر میرے ابا جان نے مرزا محمد شفیع صاحب کی بڑی لڑکی امۃ اللطیف صاحبہ سے 1917ء میں شادی کی۔ یہ رشتہ بھی حضور کا ہی طے کردہ تھا۔ 7/اکتوبر 1918ء کو میری پیدائش ہوئی چونکہ اور کوئی پہلے اولاد نہ تھی۔ اس لئے میرے ابا جان نے مجھے ہی خدا تعالیٰ کے حضور وقف کر دیا۔ اس کا اظہار حضرت ابا جان نے اپنے کئی مضامین میں بھی کیا۔ اور جب میری شادی ہوئی۔ آپ نے مجھے کچھ نصائح نوٹ بک میں لکھ کر دیں۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا۔

''مریم صدیقہ! جب تم پیدا ہوئیں تو میں نے تمہارا نام مریم اس نیت سے رکھا تھا کہ تم کو خدا تعالیٰ اور اس کے سلسلے کے لئے وقف کر دوں۔ اسی وجہ سے تمہارا دوسرا نام نذر الٰہی بھی تھا۔ اب اس نکاح سے مجھے یقین ہو گیا کہ میرے بندہ نواز خدا نے میری درخواست اور نذر کو واقعی قبول کر لیا تھا اور تم کو ایسے خاوند کی زوجیت کا شرف بخشا جس کی زندگی اور اس کا ہر شعبہ اور ہر لحظہ خدا تعالیٰ کی خدمت اور عبادت کے لئے وقف ہے۔ پس اس بات پر بھی شکر کرو کہ تم کو خدا تعالیٰ نے قبول فرما لیا اور میری نذر کو پورا کر دیا۔ فالحمدللہ۔''

اسی سلسلہ میں اپنے ابا جان کے ایک مضمون کا اقتباس بھی پیش کرتی ہوں۔ آپ کا یہ مضمون ''مخانہ عشق میں ایک رات'' کے عنوان سے 3/نومبر 1936ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''آدھی رات تو ہو چکی تھی میں چوکھٹ پر سر رکھے پڑا تھا اور اٹھنے کا خواہشمند تھا کہ اٹھنے کی اجازت ملی۔ وہیں دروازہ کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اپنی زبان میں اظہار تعشق یا یوں کہو مناجات شروع کی۔ ایسی موثر ایسی رقت بھری کہ سنگدل سے سنگدل معشوق بھی اس کو سن کر آبدیدہ ہو جائے۔ آخر میرا جادو چل گیا اور یوں محسوس ہوا کہ کوئی پوچھتا ہے کہ کیا چاہتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔

اے خداوند من گناہم بخش
سوئے درگاہ خویش راہم بخش
در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ می خواہم از تو نیز توئی

جو کچھ ہے وہ آپ کا ہی دیا ہوا ہے۔'' جان اور ایک چیز سب سے عزیز۔''..........

میں نے ویسی فجر کی نماز ساری عمر نہ پڑھی تھی۔ اف وہ خوشی، وہ عجیب اور نئی قسم کی خوشی، وہ لازوال اور لاانتہاء خوشی میرا ہر ذرہ تن قریب تھا کہ اس خوشی سے پھٹ جائے یا شادی مرگ ہو جائے.......... زہے نصیب وہ اور مجھے اپنا چہرہ دکھائیں وہ اور مجھ سے ایک عزیز چیز کی نذر طلب کریں..........

دن کے آٹھ نہیں بجے تھے کہ ایک سیاہ بکرا اور سفید مینڈھا کوچہ بندی میں کٹے پڑے تھے۔ اور عالم روحانی میں ان کے ساتھ دو اور نفس بھی ذبح ہو چکے تھے۔ اور بارہ نہیں بجے تھے کہ میری سب سے عزیز چیز یعنی (بیت) مبارک والا مکان میرے قبضہ سے نکل کر صدر انجمن کی تحویل میں منتقل ہو چکا تھا۔ ان باتوں سے فارغ ہو کر گھر گیا تو ایک اور عزیز چیز نظر آئی جس کا نام مریم صدیقہ تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر کہا کہ اس کا نام ہی شاہد ہے۔ میرا پہلے سے ارادہ تھا۔ اب اسے بھی قبول فرمایئے۔

21ء پر چودہ سال گزر چکے مسلسل چودہ سال (یہ واقعہ 1921ء کا تھا) بیم ورجا کے آئے کچھ قبول بھی ہوتا ہے یا نہیں.......... بہرحال 1935ء میں خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہوا کہ آخری نذر کو ان کے.......... (نمائندے۔ ناقل) 30/ستمبر یوم دو شنبہ کو آ کر میرے ہاں سے اٹھا کر لے گئے۔ میں نے سجدہ ادا کیا۔'' (میری شادی 30/ستمبر 1935ء کو ہوئی تھی) (الفضل 3/نومبر 1936ء)

اس اقتباس کو درج کرنے سے یہ بتانا مقصود تھا کہ میرے ابا جان نے میرے پیدا ہوتے ہی مجھے خدا تعالیٰ کے حضور وقف کر دیا تھا۔ اور پھر یہ وقف رسمی وقف نہ تھا ان کی شدید خواہش تھی کہ میں ان کی اولاد میں سب سے بڑی تھی۔ دین کی خدمت کروں اور اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ سو اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ نہ صرف اس نے ان کی قربانی کو شرف قبولیت عطا فرمایا بلکہ مجھے ایک لمبے عرصے تک حضرت مصلح موعود کی خدمت کا موقع عطا فرمایا۔ اور کسی حد تک سلسلہ کی خدمت کا بھی۔ اللہ تعالیٰ سے میری بھی یہی دعا ہے کہ مجھے اپنی بقیہ زندگی کو.......... احمدیت اور بنی نوع انسان کی خدمت میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا جب اس کی جناب میں حاضر ہوں تو خدا تعالیٰ کی رضا مجھے حاصل ہو۔ میں بھی سرخرو ہوں اور میرے ابا جان کی روح بھی خوش ہو کہ میں ان کی دلی خواہش کو پورا کرنے کا موجب بنی۔

میری عمر شادی کے وقت سترہ سال تھی۔ اور یہ سترہ سالہ زمانہ جو میں نے میکے میں بسر کیا۔ اس کا ایک ایک دن شاہد ہے کہ میری تربیت کرتے ہوئے حضرت ابا جان نے ہر وقت یہی کان میں ڈالا کہ ہر صورت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ میں جب چھوٹی تھی۔ تو میرے لئے ابا جان نے ایک دعائیہ نظم بھی کہی تھی۔ جس کا آخری شعر یہ تھا۔

مرا نام ابا نے رکھا ہے مریم
خدایا تو صدیقہ مجھ کو بنا دے

ابا جان کی یہ دعا جو انہوں نے میرے لئے کی تھی ظاہری رنگ میں بھی اس طرح پوری ہوئی کہ جب میری شادی ہوئی تو حضرت ام طاہر زندہ تھیں۔ آپ کا نام مریم تھا۔ اور چونکہ حضور ان کو مریم کے نام سے بلاتے تھے اور ایک ہی نام سے دونوں بیویوں کو بلانا مشکل تھا۔ آپ نے شروع شادی سے ہی میرے نام کے دوسرے حصہ سے مجھے بلایا۔ اور ہمیشہ ''صدیقہ'' کہہ کر ہی بلایا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے میرے ابا جان کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے مجھے حضرت مصلح موعود کی زوجیت کا فخر عطا فرمایا۔ آج کل جس عمر میں لڑکیوں کی شادیاں ہو رہی ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے میری شادی خاصی چھوٹی عمر میں ہوئی تھی۔ اس لئے بجا طور پر میں کہہ سکتی ہوں کہ میں نے جو کچھ سیکھا اور جو کچھ حاصل کیا۔ اور جو کام بھی کیا وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تربیت، صحبت اور توجہ سے حاصل کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زندگی کا تو ایک ایک واقعہ احمدیت کی تاریخ میں محفوظ ہو چکا ہے۔ میں اپنے اس مضمون میں آپ کی مقدس سیرت کی کچھ جھلکیاں پیش کروں گی۔ اور یہ واقعات اسی زمانہ پر مشتمل ہوں گے جو میں نے آپ کے ساتھ گزارا۔

اللہ تعالیٰ سے محبت

آپ کو اللہ تعالیٰ سے کتنی محبت تھی۔ (دین حق) کے لئے کتنی تڑپ تھی۔ اس کی مثال کے طور پر ایک واقعہ لکھتی ہوں۔ عموماً شادیاں ہوتی ہیں دولہا دولہن ملتے ہیں تو سوائے عشق و محبت کی باتوں کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ مجھے یاد ہے کہ میری شادی کی پہلی رات بے شک عشق و محبت کی باتیں بھی ہوئیں۔ مگر زیادہ تر عشق الٰہی کی باتیں تھیں۔ آپ کی باتوں کا لب لباب یہ تھا اور مجھ سے ایک طرح کا عہد لیا جا رہا تھا کہ میں ذکر الٰہی اور دعاؤں کی عادت ڈالوں۔ دین کی خدمت کروں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عظیم ذمہ داریوں میں آپ کا ہاتھ بٹاؤں۔ بار بار آپ نے اس کا اظہار فرمایا کہ میں نے تم سے شادی اسی غرض سے کی ہے۔ اور میں خود بھی والدین کے گھر سے یہی جذبہ لے کر آئی تھی۔

شادی کے موقعہ پر ابا جان کی نصائح

میرے ابا جان نے شادی کے موقع پر مجھے جو نصائح لکھ کر دی تھیں ان میں یہ سطور بھی لکھ کر دی تھیں۔

''مریم صدیقہ! خداتعالیٰ کا شکر کرو کہ اس نے اپنے فضل سے تم کو وہ خاوند دیا ہے جو اس وقت روئے زمین پر بہترین شخص ہے اور جو دنیا میں اس کا خلیفہ ہے۔ دنیا اور دین دونوں کے علوم کے لحاظ سے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ خاندانی عزت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کا بیٹا ہے اور جس کی بابت ان کی وحی یہ ہے۔ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللّٰہ نزل من السماء۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ دل کا حلیم سخت ذکی اور فہیم ہوگا۔ اسیروں کی رستگاری کرے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ فضل عمر۔ بشیر الدین۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ

(مفہوم) پس تم اپنی خوش قسمتی پر جس قدر بھی ناز کرو، بجا ہے۔'' اس تسلسل میں آگے چل کر آپ لکھتے ہیں:۔

''مریم صدیقہ! تم اندازہ نہیں کر سکتیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح پر خدمت دین کا کتنا بوجھ ہے اور اس کے ساتھ کس قدر ذمہ داریاں اور تفکرات اور ہموم و غموم وابستہ ہیں اور کس طرح وہ اکیلے تمام دنیا سے برسر پیکار ہیں اور .... کی ترقی اور سلسلہ احمدیہ کی بہبودی کا خیال ان کی زندگی کا مرکزی نکتہ ہے۔ پس اس مبارک وجود کو اگر تم کچھ بھی خوشی دے سکو اور کچھ بھی ان کی تکان اور تفکرات کو اپنی بات چیت۔ خدمت گزاری اور اطاعت سے ہلکا کر سکو تو سمجھ لو کہ تمہاری شادی اور تمہاری زندگی بڑی کامیاب ہے اور تمہارے نامہ اعمال میں وہ ثواب لکھا جائے گا جو بڑے سے بڑے مجاہد کو ملتا ہے۔''

زندگی کا نصب العین

حضرت ابا جان کی وقت رخصت نصیحت اور شادی کے معاً بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی آرزو دونوں نے مل کر سونے پر سہاگہ کا کام کیا اور زندگی کا نصب العین صرف (دین حق) کی خدمت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت اور اطاعت بن کر رہ گیا۔ شروع شروع میں غلطیاں بھی ہوئیں کوتاہیاں بھی ہوئیں۔ لیکن آپ کی تربیت اور سکھانے کا بھی عجیب و غریب رنگ تھا آہستہ آہستہ اپنی مرضی کے مطابق ڈھالتے چلے گئے۔ شادی کے بعد آپ نے میری تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور خود اس میں راہنمائی فرماتے اور دلچسپی لیتے رہے۔ بی۔اے پاس کرنے کے بعد آپ نے دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کروایا۔ قرآن مجید خود پڑھانا شروع کیا لیکن سبقاً سارا نہیں پڑھا۔ سورہ محمد سے سورہ سبا تک حضور سے سبقاً قرآن مجید پڑھا اور چند ابتدائی پارے اور آخری دو پارے سے شروع میں ہمیں گھر میں پڑھانا شروع کیا تھا۔ مجھے عزیزہ امتہ القیوم سلمہا۔ عزیزم مبارک احمد صاحب اور عزیزم منور احمد کو پڑھاتے تھے۔ آہستہ آہستہ دوسرے لوگوں کی خواہش پر پھر وہ باقاعدہ درس کی صورت اختیار کر گیا اور تفسیر کبیر کی صورت میں شائع بھی ہو چکا ہے۔ اتنا پڑھا کر پھر کبھی سبقاً نہیں پڑھایا وہاں عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی جو درس ہوتا تھا وہ سنتی تھی اور باقاعدہ نوٹ لیتی تھی جو بعد میں حضور ملاحظہ فرمایا کرتے تھے۔ نوٹ لینے کی عادت بھی آپ نے ہی ڈالی۔ جب درست ہوتا تو آپ فرماتے ایک ایک لفظ لکھنا ہے بعد میں دیکھوں گا۔ آہستہ آہستہ اتنا تیز لکھنے کی عادت ہوگئی کہ حضور کے جلسہ کی تقریر بھی نوٹ کر لیتی تھی۔ اور حضور بھی وقتاً فوقتاً کوئی مضمون لکھوانا ہوتا تو عموماً مجھ سے ہی املا کرواتے۔ 1947ء کے بعد سے تو قریباً ہر خط ہر مضمون ہر تقریر کے نوٹ مجھ سے ہی املا کروائے۔ الا ماشاء اللہ۔ تفسیر صغیر کے لئے مسودہ کا اکثر حصہ حضور نے مجھ سے ہی املا کروایا۔ ٹہلتے جاتے تھے، قرآن مجید ہاتھ میں ہوتا تھا اور لکھواتے جاتے تھے۔ جب خاصا مواد لکھا جا چکا ہوتا تو اس بات کو صاف کرنے کے لئے دے دیتے۔ قرآن مجید پڑھاتے ہوئے بھی اس بات پر زور دیتے تھے کہ خود غور کرنے کی عادت ڈالو۔ اگر پھر بھی سمجھ نہ آئے تب پوچھو عربی کی صرف و نحو مکمل مجھے آپ نے خود پڑھائی اور ایسے عجیب سادہ طریق سے پڑھائی کہ یہ مضمون کبھی مشکل ہی نہ لگا۔ عام طور پر عربی کے طالب علم صرف و نحو سے ہی گھبراتے ہیں مگر آپ کے پڑھانے کا طریق اتنا سادہ اور عام فہم ہوتا تھا کہ یوں لگتا تھا کہ ''یہ کوئی مشکل چیز ہی نہیں ہمیں پہلے سے آتی تھی۔

تقریر کرنے کی ہدایت

تقریر کرنا آپ نے خود سکھایا۔ میری شادی کے بعد جو پہلا جلسہ سالانہ یا غالباً دوسرا تھا آپ نے مجھ سے خواہش ظاہر کی کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کروں۔ میں نے اس سے قبل کبھی تقریر کیا، مضمون بھی لکھ کر نہیں پڑھا تھا۔ میں نے عرض کیا آپ لکھ دیں میں پڑھ دوں گی۔ فرمایا یہ غلط ہے اس طرح تمہیں کبھی تقریر نہیں آئے گی۔ اس موضوع پر میں تمہارے سامنے تقریر کرتا ہوں تم غور سے سنو۔ ضروری حوالہ جات وغیرہ نوٹ کرو اور پھر انہیں نوٹوں کی مدد سے تم تقریر کرو میں سنوں گا۔ غرض آپ نے اس موضوع پر جواب مجھے یاد نہیں رہا تقریر فرمائی۔ اور پھر جو میں نے آپ کی تقریر کے نوٹ لئے تھے، وہ دیکھے۔ ان میں اصلاح فرمائی اور ان پر از سر نو مضمون تیار کرنے کے لئے کہا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ مشق ہوتی گئی۔

ہر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جب آپ تقریر فرمانے کے لئے جانے لگتے تو کہا کرتے تھے کہ میری تقریر کے نوٹ ضرور لینا میں آ کر دیکھوں گا۔ اس ضمن میں ایک لطیفہ بھی یاد آ گیا۔ حضور کی صاحبزادی امتہ العزیز کو جب پہلی حضور کی جلسہ سالانہ کی تقریر اچھی طرح سمجھ آئی تو لطف آیا تو گھر آ کر کہنے گی ''ابا جان کو بھی تقریر کرنی آ گئی ہے۔'' انہوں نے لطیفہ سنا تو ہنسے۔ کہنے لگے معلوم ہوتا ہے آج اسے پہلی بار میری تقریر سمجھ آئی ہے۔ اس کے نزدیک تو آج ہی مجھے تقریر کرنی آئی ہے۔ حضور کی تقریروں کے نوٹ لے لے کر خداتعالیٰ کے فضل سے تیز لکھنے کی ایسی عادت پڑی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ کتنا ہی تیزی سے مضمون لکھواتے تھے لکھ لیتی تھی۔ سب سے پہلی دفعہ آپ نے اپنی جس تقریر کے نوٹ مجھے املا کروائے تھے وہ ''نظام نو'' والی تقریر تھی آپ لکھواتے گئے میں لکھتی گئی۔ جب نوٹ مکمل ہو گئے تو فرمانے لگے کچھ سمجھ آیا میں نے جو کچھ آپ نے لکھوایا تھا وہ بتانا شروع کیا کہنے لگے نہیں یہ تو تمہیدیں ہیں یہ قرآن مجید، احادیث کے حوالہ جات ہیں۔ ان میں سے کس مضمون کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا یہ تو سمجھ نہیں آئی کہنے لگے کمال ہے کہ سارا مضمون اشاروں میں لکھوایا گیا مگر تم بتا نہ سکیں کہ کیا موضوع میری تقریر کا ہوگا۔ میں نے کہا پھر بتائیں۔ کہنے لگے نہیں اب جلسہ پر سننا۔

آپ کی تیس سالہ رفاقت میں میں نے تو یہی مشاہدہ کیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر عظیم الشان ایمان تھا آپ کی باون سالہ دور خلافت میں کئی فتنے اٹھے بظاہر ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ دنیا نے سمجھ لیا کہ اب یہ جماعت منتشر ہو جائے گی۔ اس کا اتحاد ٹوٹ جائے گا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کامل تھا اور یہ یقین تھا کہ یہ ردا اس نے پہنائی ہے اسے کوئی اتار نہیں سکتا۔ بڑے سے بڑے فتنے اٹھے۔ بڑے سے بڑا دشمن مدمقابل میں آئے۔ وہ بہرحال شکست کھائے گا۔ سب سے پہلے پیغامیوں کا فتنہ اٹھا۔ ان کو زعم تھا کہ جماعت کے سرکردہ ہمارے ساتھ ہیں آہستہ آہستہ ساری جماعت ہمارے ساتھ ہو جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو الہاماً بتا چکا تھا کہ آپ کے اطاعت گزار آپ کے نہ ماننے والوں پر ہمیشہ غالب رہیں گے۔ چنانچہ آپ نے علی الاعلان ان کو چیلنج دیا کہ۔

پھیر لو جتنی جماعت ہے مری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب رہو گے مرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

اور دنیا نے دیکھ لیا کہ اس پاک وجود کے سر پر واقعی خدا کا سایہ تھا۔ جنہوں نے اس کی مخالفت کی وہ ناکام رہا اور جس نے اس مسیحی نفس سے تعلق رکھا، اس نے روح الحق کی برکت سے بیماریوں سے نجات پائی۔

ایمان باللہ کے ایمان افروز نمونے

اللہ تعالیٰ پر جو آپ کو ایمان تھا اس کی ابتداء جس رنگ میں ہوئی اس کا بیان میں آپ کے ہی الفاظ میں تحریر کرتی ہوں:۔

''1900ء میرے قلب کو (دین حق کے) احکام کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہوا ہے۔ میں گیارہ سال کا تھا حضرت مسیح موعود کے لئے کوئی شخص چھینٹ کی قسم کے کپڑے کا ایک جبہ لایا تھا میں نے آپ سے وہ جبہ لیا تھا کسی اور خیال سے نہیں بلکہ اس لئے کہ اس کا رنگ اور اس کے نقش مجھے پسند تھے۔ میں اسے پہن نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کے دامن میرے پاؤں سے نیچے لٹکتے رہتے تھے۔ جب میں گیارہ سال کا ہوا اور 1900ء نے دنیا میں قدم رکھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خداتعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا۔ آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے۔ وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی۔ جس طرح ایک بچہ ماں کو مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔ سماعی ایمان علمی ایمان سے تبدیل ہوگیا۔ میں اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک نہ پیدا ہو۔ اس وقت میں گیارہ سال کا تھا............ مگر آج بھی اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں آج بھی یہی کہتا ہوں کہ خدایا تیری ذات کے متعلق مجھے کبھی شک پیدا نہ ہو ہاں اس وقت میں بچہ تھا اب مجھے زائد تجربہ ہے اب میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات پر حق الیقین پیدا ہو۔''

تاریخ خلافت ثانیہ شاہد ہے۔ دوست بھی اور دشمن بھی کہ آپ کبھی کسی بڑے سے بڑے ابتلا پر نہیں گھبرائے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رہا اور اپنے اس یقین کو بڑی تحدی سے دنیا کے سامنے پیش فرماتے رہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتا دیا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں تو آپ نے فرمایا:۔

''دنیا زور لگا لے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں۔ یورپ اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے تو پھر بھی میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گے اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا۔''

آپ کے باون سالہ دور خلافت کا ایک ایک دن شاہد ہے۔ زمین اور آسمان گواہ ہیں کہ مخالفتوں کی آندھیاں چلیں۔ فتنے اٹھے۔ جماعت کو نیست و نابود کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ آپ کی جان پر حملہ کیا گیا مگر آپ کو اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رہا اور اللہ تعالیٰ کا سایہ ہر آن آپ پر رہا جب تک کہ نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے جانے کا وقت نہ آ گیا۔

انسان جس ہستی سے محبت کرتا ہے اس سے ناز بھی کرتا ہے اور وہ اپنی محبوب ہستی کے ناز بھی اٹھاتا ہے آپ کے ایک مضمون کا اقتباس درج ذیل کرتی ہوں جس سے اس مضمون پر روشنی پڑتی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

''کچھ دن ہوئے ایک ایسی بات پیش آئی کہ جس کا کوئی علاج میری سمجھ میں نہیں آتا تھا اس وقت میں نے کہا کہ ہر ایک چیز کا علاج خدا تعالیٰ ہی ہے اسی سے اس کا علاج پوچھنا چاہئے اس وقت میں نے دعا کی اور وہ ایسی حالت تھی کہ میں نفل پڑھ کر زمین پر ہی لیٹ گیا اور جیسے بچہ ماں باپ سے ناز کرتا ہے اسی طرح میں نے کہا اے خدا! میں چارپائی پر نہیں۔ زمین پر ہی سوؤں گا۔ اس وقت مجھے یہ بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مجھے کہا ہوا ہے کہ تمہارا معدہ خراب ہے زمین پر سونے سے معدہ اور زیادہ خراب ہو جائے گا لیکن میں نے کہا آج تو میں زمین پر ہی سوؤں گا .... جب میں زمین پر سو گیا تو دیکھا خدا کی نصرت اور مدد کی صفت جوش میں آئی اور متمثل ہو کر عورت کی شکل میں زمین پر اتری۔ ایک عورت تھی۔ اس کو اس نے سوٹی دی اور اسے کہا اسے مار اور کہو جا کر چارپائی پر سو۔ میں نے اس عورت سے سوٹی چھین لی۔ اس پر اس نے (خداتعالیٰ کی اس مجسم صفت نے) سوٹی پکڑ لی اور مجھے مارنے لگی اور میں نے کہا لو مارلو۔ مگر جب اس نے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا تو زور سے سوٹی کو گھٹنے تک لا کر چھوڑ دیا اور کہا دیکھ محمود میں تجھے مارتی نہیں پھر کہا جا اٹھ کر سو رہو۔ یا نماز پڑھ۔ میں اسی وقت کود کر چارپائی پر چلا گیا اور جا کر سو رہا میں نے اس وقت سمجھا کہ اس حکم کی تعمیل میں سونا ہی بہت بڑی برکت کا موجب ہے۔

تو خداتعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اس کے سامنے سب کچھ ہیچ ہو جاتا ہے تم اس کے لئے کوشش کرو کہ خداتعالیٰ تم سے محبت کرے تا اس کی مدد اور نصرت تم کو مل جائے اور جب اس کی نصرت تمہارے ساتھ شامل ہو جائے تو پھر ساری دنیا ہے کیا چیز وہ تو ایک کیڑے کی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔''

1953ء میں جب پنجاب میں فسادات رونما ہوئے احمدیت کی شدید مخالفت کی گئی۔ احمدیوں کے گھروں کو آگیں لگائی گئیں اور اس قسم کی افواہیں سننے میں آئیں کہ کہیں آپ پر بھی ہاتھ نہ ڈالا جائے اور گرفتار نہ کرلیا جائے۔ چنانچہ ان دنوں قصر خلافت کی تلاشی بھی لی گئی لیکن آپ کی طبیعت میں ذرہ بھر بھی گھبراہٹ نہ تھی اور سکون سے اپنے کام جاری تھے۔ جو لوگ آپ سے محبت کرتے تھے انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ چند روز کے لئے باہر چلے جائیں چند دن میں یہ شورش ختم ہو جائے گی۔ آپ نے ان دوستوں کا ہمدردانہ مشورہ سنا۔ تھوڑی دیر کے لئے اندر آئے اور آ کر دعا شروع کر دی۔ دعا ختم کر کے باہر تشریف لے گئے اور جا کر ان دوستوں سے کہا کہ میں ہرگز جانے کے لئے تیار نہیں جو خدا وہاں ہے وہی یہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ میری یہیں حفاظت کرے گا۔ اور جو مجھ پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرے گا وہ خداتعالیٰ کے عذاب اور گرفت سے ڈرے چنانچہ چند ہی دن میں ملک میں انقلاب آ گیا۔ جو مخالفت میں اٹھے وہ جھاگ کی طرح بیٹھ گئے اور جو ان کے سرکردہ تھے وہ الٰہی گرفت میں آئے۔

مرتبہ: محمود مجیب اصغر صاحب

دعاؤں کے ہتھیار

جو کچھ ہو گا دعاؤں کے ذریعہ ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آغاز خلافت سے مسلسل دعاؤں کی طرف احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی توجہ مبذول کروا رہے ہیں آپ نے اپنے پہلے خطاب میں فرمایا:

''احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں۔ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے (آمین)'' (الفضل 24/اپریل 2003ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہجرت کے نازک موڑ پر 28/اپریل 1984ء کو بیت المبارک ربوہ کے خطاب میں فرمایا۔

''میں آپ کو صبر کی تلقین کرنا چاہتا ہوں۔ یاد رکھیں سب سے بڑی طاقت صبر کی طاقت ہے جو الٰہی جماعتوں کو دی جاتی ہے اور جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

صبر دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے اور دعاؤں میں قوت پیدا کرتا ہے اور الٰہی جماعتوں کا صبر روحانیت میں تبدیل ہونے لگتا ہے۔ اس لحاظ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ جماعت ایک نئے روحانی دور میں داخل ہو رہی ہے۔ لہٰذا یہ غم جو آپ کو ملا ہے اس کی حفاظت کریں اور اس کو دردناک دعاؤں میں تبدیل کرتے رہیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کی دعاؤں اور گریہ وزاری سے عرش کے کنگرے بھی لرزنے لگیں گے۔

پس اس غم کی حفاظت کریں اور اسے ہرگز نہ مرنے دیں یہاں تک کہ خدا کی تقدیر خود اسے خوشیوں میں تبدیل کر دے اگر آپ ایسا کریں گے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دنیا کی ساری طاقتیں بھی مل کر آپ کو شکست نہیں دے سکتیں لازماً آپ کامیاب ہوں گے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 4/مئی 1984ء)

1979ء کے جلسہ سالانہ ربوہ کے افتتاحی خطاب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

''........ یہ کیفیت دماغ کی ''پا کے دکھ آرام دو'' ہمارے آقا نے (ﷺ) تعلیم کی روشنی میں ہمیں یہ حکم دیا تھا اس زمانہ میں۔ اس میں کہا گیا تھا تمہیں دکھ دیا جائے گا لیکن .... پا کے دکھ آرام دو .... گالیاں سن کے دعا دو۔ زبان سے جو اذیت پہنچائی جائے۔ زبان سے اذیت نہیں پہنچانی۔ خاموش نہیں رہنا اور دل میں غصہ نہیں رکھنا بلکہ تمہارے دل میں ہمدردی اور پیار اور جوش مارے اور تم دعاؤں میں لگ جاؤ۔ جتنی شدت لسانی ایذا کی ہو اس سے زیادہ شدت دعاؤں میں پیدا ہو .... دعائیں کرتے رہیں۔ کرتے رہیں۔ کرتے رہیں۔ حسن سلوک کرتے رہیں کرتے رہیں۔ کرتے رہیں اور یاد رکھیں آپ اور دنیا بھی یاد رکھے کہ ہم نے اپنے خدا سے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اس کے لئے اس کے بندوں کے دل جیتیں گے اور ہم پیار کے ساتھ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے ایک دن انشاء اللہ۔ اللہ کی توفیق کے ساتھ''۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک موقع پر فرمایا ''جب کہ خدا نے اپنی مصلحتوں کے ماتحت ہمارے ہاتھوں اور ہمارے پاؤں اور ہماری زبانوں کو بند کیا ہوا ہے جب ایک طرف وہ یہ کہتا ہے کہ جاؤ اور حکومت وقت کی اطاعت کرو اور دوسری طرف یہ حکم دیتا ہے کہ گالیاں سنو اور چپ رہو (سوائے خاص حالات کے مگر اس صورت میں بھی اعتدال سے بچنے کی نصیحت کرتا ہے) تو ان حالات میں ہمارے لئے سوائے اس کے اور کیا صورت رہ جاتی ہے کہ ہم اپنے خداتعالیٰ کے حضور دعا کریں اور اس سے کہیں کہ ہمارے ہاتھوں کو روکنے والے اور ہماری زبانوں کو بند کرنے والے خدا! تو آپ ہماری طرف سے اپنے ہاتھ اور اپنی زبان چلا۔ پھر کون کہہ سکتا ہے کہ اس کے ہاتھوں سے زیادہ طاقتور ہاتھ بھی دنیا میں کوئی ہے اور اس کی زبان سے بھی زیادہ موثر کوئی زبان ہو سکتی ہے''

(روزنامہ الفضل 24/اپریل 1937ء)

سب سے زیادہ تو یہ دعا مانگو کہ ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ سچا عبد اور اپنے دین کی خدمت کرنے والا بنائے اور ہم سے کوئی ایسی کمزوری ظاہر نہ ہو جس کی وجہ سے .... دین کو نقصان پہنچے بلکہ اللہ تعالیٰ ہم کو دین کی خدمت کی ایسی توفیق دے کہ ہمارے ذریعہ سے (دین) پھر طاقت پکڑے اور قوت پکڑے اور ہم اپنی آنکھوں سے خدا اور اس کے رسول کی بادشاہت اس دنیا میں دیکھ لیں''۔ (سیر روحانی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا:

مظفر و منصور ہونے کا گر بتایا کہ ثابت قدم رہو اللہ کے حضور بہت دعا کرو یہ واذکروا اللّٰہ کثیراً کے معنی ہیں'' (حقائق الفرقان جلد دوم ص 267)

''اے خدا تو اپنے فضل و کرم سے ہماری دستگیری فرما اور اس جماعت کے ممبروں کو نفس مطمئنہ عطا فرما اور جو لوگ ہنوز اس سلسلہ میں داخل نہیں ہوئے ان کی بھی آنکھیں کھول! تاکہ وہ اس پاک راہ کو پہچان کر اس کی صداقت کا فائدہ حاصل کریں اور خدا کی برگزیدہ جماعت میں داخل ہو کر رحمت الٰہی سے حصہ وافر حاصل کریں۔ آمین ثم آمین''

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 587)

ہمارا ہتھیار دعا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''دعا میں خداتعالیٰ نے بڑی طاقتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار الہامات کے ذریعہ یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اس کو ظاہر کر کے رکھ دیتا ہے .... دعا سے بڑھ کر اور کوئی ہتھیار نہیں''

(سیرت مسیح موعود از یعقوب علی عرفانی ص 518)

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا
کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا
(درثمین)

فرینکفرٹ کا عالمی میلہ کتب

جرمنی کے شہر فرینکفرٹ کا عالمی میلہ کتب برائے سال 2003ء 8 تا 13 اکتوبر شہر کے وسط میں واقع نمائش گاہ میں منعقد ہوا۔ جس میں اس مرتبہ بھی جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنا سٹال لگایا۔ سیکرٹری اشاعت مکرم شاہد حسن صاحب کی زیر نگرانی بہت سے احباب جماعت و خواتین نے ہمہ وقت سٹال پر خدمت کی اور سینکڑوں کتابیں تقسیم کیں۔ اسکرین کے ذریعہ بھی لٹریچر کا تعارف کروایا گیا۔ عوام کی بھاری تعداد نے سٹال پر آ کر دین کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ پردہ کے بارے میں مکرم ہدایت اللہ ہیوش صاحب کا نیا پمفلٹ دلچسپی کا مرکز بنا۔ مذہبی اداروں کو الاٹ کئے گئے فلور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا سٹال سب سے بالا رہا۔ الحمدللہ۔

1949ء سے شروع ہونے والی یہ کتابوں کی نمائش اب دنیا میں ایک خاص مقام حاصل کر گئی ہے۔ اس سال 102 ممالک سے چھ ہزار پانچ سو اداروں نے تین لاکھ پینتیس ہزار کتب نمائش کے لئے رکھیں۔ نمائش میں رکھی گئی 37 کلووزنی کتاب جو مشہور باکسر محمد علی کلے کے بارے میں تھی، نمائش کی سب سے مہنگی کتاب تھی جس کی قیمت تین ہزار یورو سے زائد تھی۔ اس کتاب کا افتتاح بھی خود محمد علی کلے نے آ کر کیا تھا۔

(رپورٹ نمائندہ خصوصی اخبار احمدیہ)

(اخبار احمدیہ جرمنی نومبر 2003ء)

جمال الدین شاکر صاحب

صوبیدار سراج الدین صاحب مولوی فاضل مرحوم

خاکسار کے والد ماجد 1911ء میں محلہ ناصر آباد قادیان میں پیدا ہوئے ان کے والد صاحب حضرت میاں مہر الدین رفیق حضرت مسیح موعود تھے جو کہ 33 برس کی عمر ہی میں چار چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر مالک حقیقی سے جا ملے۔ والد صاحب کی ابتدائی پرورش اور تعلیم ان کے تایا حضرت مولوی خیر الدین صاحب گورداسپوری رفیق حضرت اقدس مسیح موعود کے سپرد ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد قادیان ہی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور حضرت المصلح الموعود کی تحریک پر زندگی وقف کردی۔

وقف سے قبل ملازمت کے لئے فوج میں درخواست کی ہوئی تھی۔ ایک ماہ ہی ہوا تھا بطور وقف کام کرتے ہوئے کہ فوج میں سے میڈیکل کروانے کے لئے خط آ گیا۔ حضرت المصلح الموعود کی خدمت میں خط پیش کر دیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے آدمیوں کو فوج میں بھی جانا چاہئے اور فرمایا کہ آپ فوج میں بھرتی کے لئے چلے جائیں۔

حضرت المصلح الموعود کی اجازت اور دعا کی برکت سے ہندوؤں اور سکھوں کی مخالفت کے باوجود بہت جلد نائب صوبیدار ہو گئے۔ 1947ء میں ریٹائرڈ اور پنشنر ہوئے۔

1947ء میں قادیان سے ہجرت کر کے تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ میں آ کر آباد ہوئے اور ذریعہ معاش کے لئے تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔ 1947ء تا 1955ء لوکل جماعت کے سیکرٹری مال اور سیکرٹری اصلاح وارشاد وغیرہ رہے۔ اور ہمیشہ دکان پر کتب حضرت مسیح موعود، اخبار الفضل کے ذریعہ پیغام احمدیت پہنچاتے رہے۔

1956ء میں اس گاؤں کو چھوڑ کر باندھی ضلع نواب شاہ میں امیر ضلع نواب شاہ حاجی عبدالرحمٰن صاحب ڈاہری کے ہاں ملازم ہو گئے۔ زمینوں کے مختار ہونے کے ساتھ ساتھ وہاں کے سیکورٹی کے کام بھی سرانجام دیتے رہے۔

1960ء تا 1980ء جماعت کے دفاتر نظارت زراعت کے تحت محمد آباد اسٹیٹ میں کام کیا اور پھر وکالت مال میں بطور انسپکٹر تحریک جدید خدمات سرانجام دیتے رہے۔ وقف جدید کے تحت چک سکندر، دھوریہ اور چک 37 جنوبی میں معلم اصلاح وارشاد کے طور پر کام کرتے رہے۔

1980ء تا 1988ء ربوہ میں قیام کیا اور متعدد گھروں میں جا کر سکول وکالج کی لڑکیوں اور بچوں کو قرآن مجید باترجمہ پڑھاتے رہے۔ مولوی فاضل تو تھے ہی۔ نظامت قضاء کے تحت قاضی بھی مقرر ہوئے۔

قرآن کریم پڑھانے کا اس قدر جنون تھا کہ محلہ دارالعلوم کی بیوت الذکر میں عصر کی نماز کے بعد درجنوں خدام کو قرآن مجید باترجمہ پڑھایا اور ان کے تلفظ کی درستی بھی کروائی۔ کئی بالغ احباب نے بھی ان سے قرآن پڑھا ان کے اس شوق میں کوئی کمی آخر عمر تک نہ آئی، آپ نے قرآن کریم پڑھانا جاری رکھا۔ اپنی کمزوری، بیماری اور بڑھاپے کے آخری چار پانچ برس میں بھی ایک دو بچیوں کو ان کے گھر جا کر قرآن پڑھا آتے تھے جب کمزوری کی وجہ سے زیادہ گھروں میں نہ جا سکتے تھے۔

آپ کو قرآن کریم کی بہت سی سورتیں آخر عمر تک یاد رہیں۔ اور ترجمہ اور تفسیر بھی پوچھنے پر بڑی وضاحت سے بتاتے۔ حضرت اقدس کی کتب براہین احمدیہ وغیرہ کے مشکل الفاظ کے معانی اور اوزان بتاتے۔

تہجد دعا اور باجماعت نماز کا التزام ہمیشہ کیا اور اپنے بچوں کو اپنے عملی نمونہ سے کروایا اور قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کا شوق پیدا کیا۔

آپ توکل اور صبر ورضا کا پیکر تھے۔ آپ کی وفات سے 19 برس قبل ہماری والدہ وفات پا گئی تھیں۔ آپ نے سب بچوں کو ماں کا پیار بھی دیا۔ دو بیٹیوں کو ہماری والدہ کی وفات کے بعد بیاہا اور ہمارے ایک معذور بھائی کو آخر دم تک سنبھالا اور کبھی قضاوقدر کا زبان پر شکوہ نہ لائے۔ بلکہ شکر خدا میں ہمیشہ سر جھکائے رکھا۔

جماعت اور ملک وقوم کی خاطر کبھی کسی قربانی سے دریغ نہ کیا۔ یونانی طب کے نسخہ جات سے بھی واقف تھے بطور خدمت خلق ضرورت مند احباب کو دوائیں تیار کر کے دے دیتے۔

اپنے بچوں اور بچیوں کو ہمیشہ جماعت سے وفا اور خلافت سے گہری وابستگی کی تلقین کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ذکر آنے پر یا MTA کا خطبہ دیکھتے ہوئے اکثر محبت سے آبدیدہ ہو جاتے اور خلافت سے وابستگی اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کر کے زار زار بچوں کی طرح رونا شروع کر دیتے۔

بوقت وفات تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑیں، جو سوائے معذور بھائی کے اپنے اپنے دائرہ میں جماعت کے کاموں کی سعادت آپ کی دعاؤں سے پا رہے ہیں۔ اور ربوہ ہی میں مقیم ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35859 میں نور احمد قمر ولد غلام محمد قوم چنگل جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ علی محمد جٹ کرونڈی سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 14 ایکڑ 2 کنال واقع گوٹھ علی محمد جٹ ضلع خیرپور مالیتی -/170000 روپے۔ ایک عدد بھینس مالیتی -/16000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نور احمد قمر ولد غلام محمد گوٹھ علی محمد جٹ کرونڈی سندھ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 غلام حسین ولد علی محمد جٹ گوٹھ علی محمد کرونڈی

مسل نمبر 35860 میں ریحانہ شریف بنت محمد شریف قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر نگر نبی سرور ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ریحانہ شریف بنت محمد شریف بشیر نگر ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 نوید اکبر برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 عمران احمد تبسم ولد نبی احمد کوٹ اللہ دو ضلع نارووال

مسل نمبر 35861 میں حیدر علی ولد صفل خان قوم ٹوٹانی پیشہ ٹیچر عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ انور آباد ضلع لاڑکانہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان رقبہ 12X15 مربع فٹ مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حیدر علی ولد صفل خان گوٹھ انور آباد ضلع لاڑکانہ گواہ شد نمبر 1 نعمت اللہ گورگیج وصیت نمبر 25012 گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد ابڑو ولد مولوی محمد انور ابڑو انور آباد ضلع لاڑکانہ سندھ

مسل نمبر 35862 میں شاہدہ مختار علوی زوجہ مختار احمد علوی قوم بندیشہ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوڑ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ بینک بیلنس -/50000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 40 گرام مالیتی -/25000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شاہدہ مختار علوی زوجہ مختار احمد علوی دوڑ ضلع نواب شاہ سندھ گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ بھٹی وصیت نمبر 27313 گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد سرا ولد محمد نواز سرا دوڑ ضلع نواب شاہ سندھ

مسل نمبر 35863 میں ناصر احمد منظور ولد منظور احمد قوم بھٹہ پیشہ مربی سلسلہ عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری

جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ناصر احمد منظور احمد ولد منظور احمد سکرنڈ ضلع نواب شاہ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمالک گل ولد نذیر احمد گل سکرنڈ ضلع نواب شاہ

مسل نمبر 35864 میں امۃ المتین زوجہ ناصر احمد منظور قوم چٹھہ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/13000 روپے۔حق مہر وصول شدہ -/15000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ امۃ المتین زوجہ ناصر احمد منظور سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد منظور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 35865 میں عبدالمالک گل ولد نذیر احمد گل مرحوم قوم گل پیشہ زمیندارہ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زرعی زمین رقبہ 12 ایکڑ مالیتی -/2400000 روپے۔ایک عدد مکان رقبہ 10 مرلے مالیتی -/1000000 روپے۔ایک عدد جیپ مالیتی -/200000 روپے۔ایک عدد ٹریکٹر ٹرالی بمعہ سامان مالیتی -/400000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالمالک گل ولد نذیر احمد گل مرحوم سکرنڈ ضلع نواب شاہ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد منظور ولد منظور احمد سکرنڈ ضلع نواب شاہ

مسل نمبر 35866 میں نصرت پروین زوجہ عبدالمالک گل قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/50000 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ نصرت پروین زوجہ عبدالمالک گل سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ گواہ شد نمبر 1 عبدالمالک گل ولد نذیر احمد گل سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ گواہ شد نمبر 2 لیاقت علی گل ولد عبدالغفور گل سکرنڈ ضلع نواب شاہ

مسل نمبر 35867 میں حنیفہ بی بی زوجہ چوہدری عبدالغفور گل قوم گل پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 50 گرام مالیتی -/34000 روپے۔ ایک عدد بھینس مالیتی -/40000 روپے۔ 5 عدد بکریاں بمعہ بچے مالیتی -/8500 روپے۔ حق مہر -/500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے سالانہ جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ حنیفہ بی بی زوجہ چوہدری عبدالغفور گل سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ گواہ شد نمبر 1 عبدالمالک گل ولد نذیر احمد گل سکرنڈ ضلع نواب شاہ گواہ شد نمبر 2 شفقت علی گل پسر موصیہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اجمل بھٹی صاحب چیف آفیسر پاکستان نیوی تحریر کرتے ہیں کہ ان کے والد مکرم محمد اسلم بھٹی صاحب ولد چوہدری محمد اسماعیل بھٹی صاحب دارالعلوم جنوبی مورخہ 15 فروری 2004ء نیوی ہسپتال اسلام آباد میں بعمر 63 سال وفات پا گئے ہیں۔ان کی نماز جنازہ بعد نماز مغرب بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم ملک محمد یوسف سلیم صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی الف ربوہ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء ومینیجر الفضل نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 5 بیٹے اور 6 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم احمد حبیب صاحب گل کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت ، بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کے لئے ضلع اوکاڑہ بھیج رہا ہے۔امراء مربیان معلمین اور احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دورے کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔آمین (مینیجر الفضل)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ مکرم عبداللہ صاحب وغیرہ۔)

محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ وغیرہ ساکنان جھگیاں شہاب دین نزد شیزان فیکٹری لاہور نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم محمد عبداللہ صاحب ولد مکرم نور محمد صاحب اور والدہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ دونوں بقضائے الٰہی وفات پاچکے ہیں۔قطعہ نمبر 16/17 دارالیمن ربوہ میں سے رقبہ 10 مرلے والدہ صاحبہ کے نام اور قطعہ نمبر 17/17 دارالیمن ربوہ میں سے رقبہ 5 مرلے والد صاحب کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ ہردو پلاٹس میں سے ہمارے والدین کا حصہ ہماری ہمشیرہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ (دختر)
(2) محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ (دختر)
(3) محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ (دختر)
(4) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (دختر)
(5) مکرم عبدالحئی صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خدا کے فضل سے ہمارے ہاں۔ بے اولاد۔ نرینہ اولاد امید کا نقصان ہو جانا۔امراض رحم۔لیکوریا ایام کی ہرقسم کی خرابی اٹھرا وغیرہ ہرقسم کی نسوانی امراض۔سوکڑا ڈبہ اطفال۔امراض جگر۔گردہ مثانہ۔شوگر۔گیس قوت خاص کی کمی۔تولیدی جراثیم کا کم یا کمزور یا نہ ہونا کا علاج بذریعہ دیسی ادویات کیا جاتا ہے۔
حکیم افضل جاوید
رحمت بازار عقب بیت ناصر ربوہ

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ۔ کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروزپور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

WB
وقار برادرز انجینئرنگ ورکس
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
پیشکش
کاربائیڈ ڈائیز ، کاربائیڈ پارٹس
اینڈ ٹولز نیز ریوالونگ بیس سیکورٹی سسٹم
دکان نمبر 4 شاہین مارکیٹ۔مدنی روڈ نیو دھرم پورہ مصطفیٰ آباد لاہور فون: 0300-9428050

ربوہ میں طلوع وغروب ۔19 فروری
طلوع فجر۔ 5-22
طلوع آفتاب۔6-45
زوال آفتاب: 12-22
غروب آفتاب:6-00

تعطیل

مورخہ 20 فروری 2004ء بروز جمعۃ المبارک اخبار الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

MTA کے لیے نہایت مناسب قیمتوں میں ڈیجیٹل ریسیور حاصل کریں۔
رنگین TV بیجک بکس (FLNB-VCD) وائر اور ہر سائز میں مضبوط ڈش
نہایت مناسب قیمت میں نیز اپنا پرانا TV دیکر زیادہ چینل والا TV حاصل کریں۔
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد گوبل ڈش سنٹر کالج روڈ ربوہ فون دکان: 213460

کوٹھی برائے فروخت
دارالصدر غربی ربوہ 1/11-B-1/11-A
حلقہ بیت القمر کوٹھی دو کنال، ایک کنال خالی
ایک کنال تعمیر شدہ آٹھ کمرے سمیت ڈرائنگ
روم 2 باتھ روم، 2 کچن 2 ڈریسنگ روم 2 صحن
بہترین کنسٹرکشن ٹھنڈے گرم پانی کا انتظام گیزر
ٹیوب ویل، بجلی، گیس بمعہ دو فون کارنر پلاٹ
لوکیشن بہت اچھی ۔ قیمت انتہائی مناسب
رابطہ: مسز محمد امین خان فون: 211236

اعلان داخلہ
الصادق ماڈرن اکیڈمی میں درج ذیل شیڈول کے مطابق داخلہ برائے سال 2004-05 شروع ہو رہا ہے
(1) جونیئر و سینئر نرسری کلاسز کا داخلہ 21 فروری بروز ہفتہ سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں ختم ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا (نرسری کلاسز میں عمر کی حد $2\frac{1}{2}$ سال تا $4\frac{1}{2}$ سال ہے)
(2) پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 28 فروری بروز ہفتہ ہوگا۔ ہم اپنے سینئر نرسری کے بچوں سے پریپ کیلئے داخلہ ٹیسٹ نہیں لیں گے۔
(3) ون سے چھٹی کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 27 مارچ بروز ہفتہ ہوگا۔ فروری 2004ء سے نئی برانچ الصادق اکیڈمی ساہیوال روڈ نزد جلسہ گاہ کا بھی آغاز ہو رہا ہے۔
جس میں نرسری اور پریپ کلاسز کا داخلہ ہوگا۔
مین برانچ الصادق اکیڈمی نزد اقصیٰ چوک کے آفس سے داخلہ فارم دستیاب ہیں۔ مزید معلومات کیلئے سکول آفس سے رابطہ کریں۔
نوٹ: ادارہ میں لیڈی ٹیچرز کی بھی ضرورت ہے تعلیمی قابلیت بی ایس سی۔ ایم ایس سی۔
مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ
فون: 211637-214434

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ فضل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ صادقہ فضل صاحبہ مورخہ 3 فروری 2004ء کو وفات پا گئیں۔ اگلے روز نماز جنازہ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں مکرم طاہر محمود صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ مرحومہ کی تدفین ماڈل ٹاؤن قبرستان میں ہوئی اور تدفین کے بعد دعا مکرم ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب بقاپوری نے کرائی۔
مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرتی رہیں۔ دس سال ماڈل ٹاؤن کی صدر لجنہ رہیں آجکل لاہور کی سیکرٹری اشاعت کے عہدے پر کام کر رہی تھیں۔ لجنہ لاہور کے لئے کئی کتب مرتب کر کے شائع کیں۔ انہوں نے اپنے پسماندگان میں ایک بیٹا اور آٹھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

نکاح

عزیزہ فہمیدہ رفعت صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب کاتب کارکن نظارت اشاعت کا نکاح مورخہ 13 فروری 2004ء بروز جمعہ بیت المبارک میں بعد نماز عصر ہمراہ مکرم حامد رشید احمد صاحب چوہدری ایڈووکیٹ ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خیابان کالونی نمبر 3 رحمان چوک مدینہ ٹاؤن فیصل آباد مبلغ 45000/- روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر خدمت درویشاں نے پڑھایا۔ عزیزہ مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب خوشنویس مرحوم سابق ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل ربوہ۔ کاتب روحانی خزائن حضرت مسیح موعود کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

اولڈ چناب نگر فیڈر ربائی ٹینشن لائن 220KV پر نئی تاریں بچھانے اور ضروری مرمت کے لئے مورخہ 19 فروری کو صبح 30-8 بجے سے شام 30-4 بجے تک بجلی بند رہے گی۔ (واپڈا)

بقیہ صفحہ 1

6۔ صدر کراچی مجلس (کراچی، علاقہ جات سندھ)
ای میل iamalik_1970@yahoo.com
فون: 021-4821854
اس کے علاوہ جگہوں کے خواتین و حضرات ممبر شپ اور معلومات کیلئے مرکزی جنرل سیکرٹری سے درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔
21/21 دار الرحمت شرقی الف ربوہ۔ فون 213694
E-mail:Kaleemqureshi@hotmail.com
(چیئرمین ایسوسی ایشن)

تشنج

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

(الف) ''اپیس کے مریض کا پیٹ اکثر ہوا سے تن جاتا ہے جس کے نتیجہ میں دائیں طرف پسلی کے نیچے تشنج ہونے لگتا ہے اور مریض ماؤف جگہ کو دبا کر رکھنے سے آرام پاتا ہے۔ اور جب تناؤ اور بڑھ جائے تو بائیں طرف بھی دل کے نیچے تشنج ہونے لگتا ہے جیسے شکنجہ پڑ گیا ہو۔ اگر مریض گرمی سے بے چینی محسوس کرے تو اپیس تیر بہدف ثابت ہوتی ہے اور ایک دو خوراکوں میں ہی آرام آ جاتا ہے''۔ (صفحہ: 70,69)

(ب) ''اگر رحم میں تیزی سے واقع ہونے والے تشنج کے دورے پڑتے ہوں اور یہ تکلیف گرمی سے بڑھتی ہو تو بیلاڈونا سے اس کا فوری موثر علاج ہو سکتا ہے''۔ (صفحہ: 141)

(ج) ''عام طور پر میگنیشیا فاس تشنج کی بہترین دوا سمجھی جاتی ہے اور صرف رحم میں ہی نہیں بلکہ سارے جسم کے تشنج میں کام آ سکتی ہے۔ اگر تشنج کو گرمی پہنچانے سے آرام محسوس ہو تو میگنیشیا فاس دیں''۔ (صفحہ: 206)

(د) ''اگر حیض کے دوران تشنجی کیفیتیں پیدا ہو جائیں اور سب سے پہلے انگلیاں متاثر ہوں تو بھی کیوپرم ہی اصل دوا ہے۔ یہ تشنج انگلیوں سے شروع ہو کر تمام جسم میں پھیل جاتا ہے اور جسم اکڑ جاتا ہے۔ اگر بے ہوشی ہو جائے اور ہذیانی کیفیت ہو اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں تو فوری طور پر کیوپرم استعمال کرنی چاہئے۔ مرگی کے دوروں سے قبل گدی سے سر درد شروع ہو کر آگے پیشانی میں آتا ہو اور مرگی میں تشنج بھی نمایاں علامت ہو، انگلیوں میں جھٹکے لگتے ہوں اور تکلیف سے مریض کی چیخیں نکل جاتی ہوں نیز دورے کے وقت پیشاب اور پاخانہ خطا ہو جاتا ہو تو کیوپرم اس کا بہترین علاج ہے''۔ (صفحہ: 342)

(ھ) ''اگر کوئی بوڑھا آدمی جو لمبے عرصہ سے تجرد کی زندگی گزار رہا ہو شادی کر لے تو اسے بعض دفعہ تشنج شروع ہو جاتے ہیں جو میاں بیوی کے ملاپ کے بعد اکثر پاؤں یا پنڈلیوں سے چل کر اوپر کمر تک پھیل جاتے ہیں۔ کیوپرم اس کی بہترین دوا ہے''۔ (صفحہ: 342)

(ر) ''روزمرہ کے تشنج کے ازالے کے لئے نکس وامیکا بہترین عمومی دوا ثابت ہوئی ہے''۔ (صفحہ: 640)

(ز) ''اگر بچے کو دودھ پلاتے ہوئے ماں کو تشنج ہو جائے اور درد جسم کے تمام اعضاء میں پھیل جائے تو فائٹولاکا ہی دوا ہے۔ حیض جلد جلد ہو اور خون زیادہ آئے تو یہ بھی فائٹولاکا کی علامت ہے''۔ (صفحہ: 665)

(ح) ''پلمبم اعصاب کے عارضی تشنج کی بہترین دوا ہے۔ اس کے علاوہ اگر ہاتھ پر فالج کا اثر ظاہر ہو، کلائی سکڑ کر لٹک جائے یا بہت زیادہ لکھنے کی وجہ سے کلائی بے کار ہو جائے، اگر ایسے مریض میں پلمبم کی بنیادی علامتیں موجود ہوں تو پلمبم حیرت انگیز سرعت سے اثر دکھاتا ہے''۔ (صفحہ: 675)

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔
فی ڈبی -/30 روپے، بڑی -/90 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

سی پی ایل نمبر 29